اکائی 1 فاعل ونائب فاعل

اکائی کے اجزاء

1.1 مقصد

1.2 تمہید

1.3 فاعل

1.4 فاعل کے اقسام

1.5 فاعل کے مطابق فعل کی حالتیں

1.5.1 فعل کی وحدت وجمعیت

1.5.2 وجوب تأنیث الفعل مع الفاعل

1.5.3 جواز تذکیر الفعل وتأنیثہ مع الفاعل

1.6 معلومات کی جانچ

1.7 فاعل کی وجوبی تقدیم

1.8 چند ضمنی احکام

1.9 نائب فاعل

1.10 فاعل کو حذف کرنے کی وجوہات

1.11 نائب فاعل کے اقسام

1.12 نائب فاعل کے مطابق فعل کی حالتیں

1.12.1 فعل مجہول کی وحدت وجمعیت

1.12.2 وجوبی طور پر فعل مجہول کی تانیث

1.12.3 فعل مجہول کی جوازی تذکیروتانیث

1.13 فعل معروف سے فعل مجہول بنانے کا طریقہ

1.14 معلومات کی جانچ

1.15 خلاصہ

1.16 تمرینات

1.17 فرہنگ

اَلف: درس میں وارد الفاظ

ب: تمرینات میں وارد الفاظ

1.18 نمونے کے امتحانی سوالات

1.19 سفارش کردہ کتابیں

1.1 مقصد

اس اکائی کا مقصد یہ ہے کہ طلبہ جملہ فعلیہ میں واقع ہونے والے فاعل یا نائب فاعل کی تعریف جان سکیں، ساتھ ہی ان کے احکام واقسام سے بھی ان کو واقفیت ہو سکے کہ فاعل و نائب فاعل کی کیا کیا شکلیں ہوتی ہیں۔ فاعل و نائب فاعل کی رعایت سے کب کب فعل کو واحد یا جمع لایا جاتا ہے۔ فاعل کو پیش نظر رکھتے ہوئے کب فعل کو مؤنث لانا واجب وضروری ہوتا ہے۔اور وہ کون سی ایسی صورتیں ہیں جن کی رو سے فعل کی تذکیر وتانیث دونوں جائز ہوتی ہے۔ نیز وہ کیا وجوہات ہوتی ہیں جن کے پیش نظر فاعل کہ حذف کر دیا جاتا ہے اور مفعول بہ کو نائب فاعل بنا دیا جاتا ہے۔ساتھ ہی فعل مجہول بنانے کے طریقوں سے بھی طلبہ کو آگاہ کیا جائے گا۔

1.2 تمہید

جب ہم کوئی بات کہتے یا لکھتے ہیں تو مکمل طور پر مفہوم کی ادائیگی کے لیے چند ایسے کلمات کا استعمال کرتے ہیں جن سے سامع یا قاری کو بات پورے طور پر سمجھ میں آجاتی ہے۔ایسی ترکیب جس میں مختلف کلمات آپس میں اس طرح مرکب ہوں کہ سننے والے کو مکمل بات سمجھ میں آجائے، جملہ کہلاتی ہے جس کو بالفاظ دگر مرکب مفید، مرکب تام یا کلام بھی کہا جاتا ہے جیسے زید عالم ، ذهبت الی المكتبة، اسی طرح قُم اور اِجلِس جیسی مثالیں جو لفظا مرکب نہیں ہیں لیکن تقدیرا قُم أنت اور اِجلس أنت ہیں جن سے پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے، لہذا یہ بھی جملہ یا کلام کہلاتی ہیں۔

بنیادی طور پر جملہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ایک وہ جملہ جس کا پہلا جز اسم ہوتا ہے جیسے الكتاب مفيد ، الأولاد صالحون، اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں، دوسرا وہ جس کے شروع میں فعل ہو جیسے خرج الأولاد ، يكتب خالد كتابا۔ چونکہ اس دوسری قسم میں جملہ فعل، فاعل یا فعل، فاعل اور مفعول پر مشتمل ہوتا ہے اسی لیے اس کو جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ مذکورہ مثالوں سے ہم بآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ جملہ فعلیہ اسی وقت جملہ کہلا سکتا ہے جب اس میں ظاہری یا تقدیری طور پر فاعل موجود ہو۔ یہ اکائی اسی فاعل اور اس کے احکام واقسام سے بحث کرتی ہے۔ چوں کہ نائب فاعل کی حیثیت بھی فاعل کی سی ہوتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ جملہ فعلیہ میں فاعل کو بوجوہ بعض حذف کر کے مفعول بہ کو فاعل کی شکل کا بنا دیا جاتا ہے جس کو اصطلاحا نائب فاعل کہا جاتا ہے۔اسی لیے اس اکائی میں اس کے اقسام واحکام بھی اجمالا بیان کیے گئے ہیں۔ضمنا مفعول بہ کا بھی تذکرہ آیا ہے کیوں کہ جملہ فعلیہ فعل کے متعدی ہونے کی صورت میں فعل، فاعل اور مفعول بہ پر مبنی ہوتا ہے۔

1.3 فاعل

فاعل وہ اسم ہے جو کسی ایسے فعل تام معروف یا شبہ فعل کے بعد آئے جو اسی کی ذات سے وجود میں آیا ہو یعنی جس سے فعل کا صدور ہوا ہو یا وہ جو اس فعل سے متصف ہو اس کو فاعل کہا جاتا ہے جیسے قام الرجلُ ، ترافع المحاميانِ ، قاتل المناضلونَ ، تُقُرّر إعلانُ نتيجةِ الامتحانِ۔ واضح ہو کہ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

پہلی مثال ہے "قام الرجلُ" جس کا معنی ہے آدمی کھڑا ہوا، اس جملہ میں قیام یعنی کھڑے ہونے کی نسبت آدمی کی طرف کی گئی ہے اور اس کام کا صدور خود اسی شخص کی ذات سے ہوا ہے اسی لیے کرنے والے یعنی الرجلُ کو فاعل کہا جاتا ہے۔ یہ ضمہ کے ساتھ مرفوع ہے۔

دوسری مثال میں کلمہ المحاميان فاعل ہے اور تثنیہ ہونے کی وجہ سے ألف کے ساتھ محل رفع میں ہے۔

تیسری مثال میں کلمہ المناضلون فاعل واقع ہو رہا ہے اور چوں کہ جمع مذکر سالم ہے اسی لیے واو کے ساتھ اس کو رفع دیا گیا ہے۔

چوتھی مثال میں کلمہ اِعلان ایک اسم ظاہر ہے اور اپنے مابعد کلمات نتيجةِ الامتحان کی جانب مضاف ہونے کے بعد تُقُرِّرَ فعل مجہول کا نائب فاعل ہے اور ضمہ

کے ساتھ حالت رفع میں ہے۔ نائب فاعل کے احکام آگے اپنے مبحث میں بیان کیے جائیں گے۔

☆ شبہ فعل سے مراد مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل ہیں جو فعل کے معنی دیتے ہیں اور کچھ شرطوں کے ساتھ فعل جیسا ہی عمل کرتے ہیں مثلا اِطاعةُ حامدٍ محمودًامطلوبةٌ۔ اس مثال میں چوں کہ اِطاعة مصدر کی اضافت اس کے فاعل یعنی حامد کی طرف کی گئی ہے اسی لیے فاعل مضاف الیہ بننے کی وجہ سے لفظا مجرور اور فاعلیت کی وجہ سے تقدیرا مرفوع ہے، جب کہ مفعول بہ یعنی محمودًا لفظا منصوب ہے۔

1.4 فاعل کے اقسام

فاعل تین طرح کا ہوتا ہے: اسم ظاہر ، اسم ضمیر ، اسم مؤول

1۔ **اسم ظاہر:** جیسے قدم الضیوف ، خرج الولد۔ چوں کہ اس قسم کے جملوں میں فاعل کوئی ضمیر یا اسم مؤول نہیں ہوتا اسی لیے اس کو اسم ظاہر یا اسم صریح کہا جاتا ہے۔

2۔ **اسم ضمیر:** خواہ وہ فعل سے متصل ہو قُمتَ میں تاء ، قاموا میں واو اور قاما میں ألف۔

یا یہ کہ وہ ضمیر منفصل ہو اور فعل سے الگ ہو کر حصر کا معنی پیدا کرنے کے واسطے بطور فاعل استعمال کی گئی ہو جیسے ما قام اِلا أنا میں أنا اور اِنّما قام نحن میں نحن جیسی ضمائر منفصلہ فاعل واقع ہو رہی ہیں۔

یا یہ کہ وہ ضمیر مستتر ہو جیسے تقوم ، أقوم اور نقوم میں بالترتیب أنت ، أنا اور نحن کی ضمیریں پوشیدہ ہیں۔

3۔ **اسم مؤول:** یعنی مصدر کی تاویل میں کیا گیا جملہ، اس صورت میں فاعل ایک ایسا جملہ ہوتا ہے جو عموما أنْ ناصبہ کے بعد اپنے تمام اجزا فعل، فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر فاعل بن جاتا ہے۔ یا یہ کہ فاعل ایسا جملہ ہوتا ہے جس میں أنّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مصدر کی تأویل میں ہو کر فاعل بنتا ہے، جیسے یُغضبنی أن تسبّ أحداً ، ینبغی أن تفوز ، یُعجبنی أن تجتھد ، سرّنی أنك نجحت ، بلغنی أنك فاضل۔

پہلی مثال میں یُغضِب فعل مضارع ہے، نی یائے متکلم مع نون وقایہ مفعول بہ مقدم واقع ہو رہا ہے، اس کے بعد أن حرف ناصبہ ہے، تسب فعل با فاعل اور أحدا اس تسب فعل کا مفعول بہ ہے۔ تسب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر یغضبنی کا فاعل بن گیا، پھر یغضبنی فعل اپنے مفعول بہ مقدم اور فاعل مؤخر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ چونکہ اس پورے جملے میں فاعل مصدری معنی میں ہے اس لیے اس کی تقدیری عبارت ہوگی: یُغضبنی سَبُّك أحداً (تمہارا کسی کو گالی دینا مجھے غضبناک کرتا ہے)۔

دوسری اور تیسری مثالوں کی تقدیر اسی قاعدہ کی رو سے بالترتیب ینبغی فوزُك اور یعجبنی اجتھادُك ہوگی۔

جہاں تک چوتھی مثال کی بات ہے تو اس میں سرّنی فعل با مفعول بہ مقدم ہے، أنّ حرف مشبہ بالفعل ہے، ك خطاب اس کا اسم اور نجحت فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ پھر أنّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر سَرّ فعل کا فاعل بنا، جس کے بعد سَرّ فعل اپنے مفعول بہ مقدم اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ اس پورے جملہ کی تقدیری عبارت ہوگی: سرّنی نجاحُك یا سرنی کونُك ناجحا (تمہاری کامیابی یا تمہارے کامیاب ہونے نے مجھ کو خوش کر دیا)۔

پانچویں مثال کی تقدیری عبارت بھی اسی قاعدہ کی رعایت کرتے ہوئے بلغنی فضلُك یا بلغنی کونُك فاضلا ہوگی۔

1.5 فاعل کے مطابق فعل کی حالتیں

جیسا کہ تمہید میں ذکر کیا گیا کہ فاعل کے مطابق فعل کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ کبھی فعل کو واحد لایا جاتا ہے، کبھی تثنیہ اور کبھی جمع۔ ایسے ہی کبھی اسے مذکر اور کبھی مؤنث استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ صورتوں میں اس کا مؤنث استعمال کیا جانا واجب ہوتا ہے تو کچھ ایسی بھی شکلیں ہوتی ہیں جہاں فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہوتی ہے۔

1.5.1 فعل کی وحدت و جمعیت

ا۔ جب فاعل اسم ظاہر ہو خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع، فعل ہر حالت میں واحد ہی لایا جاتا ہے جیسے جاء الرجل ، جاء الرجلان ، جاء الرجال ، جاء ت مسلمة ، جاء ت مسلمتان ، جاء ت مسلمات۔

۲۔ جب فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل اس کے مرجع کے مطابق لایا جائے گا جیسے المسلم حضر ، المسلمان حضرا ، المسلمون حضروا ، المسلمة حضرت ، المسلمتان حضرتا ، المسلمات حضرن۔

مذکورہ بالا دونوں اقسام میں ضمنی طور پر اس بات کو بھی ذہن نشین کریں کہ فاعل خواہ اسم ظاہر ہو یا اسم ضمیر، جب مذکر ہوتا ہے تو فعل کو مذکر اور جب مؤنث ہوتا ہے تو فعل کو مؤنث استعمال کیا جاتا ہے۔ البتہ آخری مثال المسلمات حضرن میں فعل کو جمع مؤنث کے ساتھ واحد مؤنث بھی استعمال کیا جا سکتا ہے، چنانچہ المسلمات حضرتْ بھی کہنا جائز ہوگا کیوں کہ فاعل جب ضمیر ہو اور کسی جمع مؤنث سالم یا کسی مؤنث کی جمع تکسیر یا ایسے ہی کسی غیر عاقل مذکر کی جمع تکسیر کی طرف لوٹے تو فعل کو مؤنث استعمال کرنے کی شرط کے ساتھ واحد اور جمع دونوں لایا جا سکتا ہے جیسے الزَيْنَبَاتُ أقبلت يا أقبلن ، الفَوَاطِمُ قامت يا قُمن ، الجِمالُ سارت يا سِرنَ۔

1.5.2 وجوب تأنيث الفعل مع الفاعل

دو صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہوتا ہے۔

ا۔ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فصل نہ ہو جیسے سافرت فاطمة ، رجعت زينب ، اشتهرت الخنساء بالشعر ، تحنو الأم على ولدها ، تطير اليمامة۔

واضح ہو کہ مؤنث حقیقی سے مراد ہر وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو، خواہ وہ انسان ہو یا حیوان جیسے بنت ، شاة ، سعيدة وغیرہ۔

۲۔ فاعل ضمیر ہو جو کسی حقیقی یا مجازی مؤنث یا غیر عاقل مذکر کی جمع تکسیر کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے زينب ترجع ، المرأة نهضت في العصر الحديث ، الشمس تطلع ، الحرب تُهَدّد الحضارة البشرية ، وَإِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ۔

پہلی اور دوسری مثالوں میں ترجع اور نهضت افعال میں ھی کی ضمیر پوشیدہ فاعل ہے اور اس کے مرجع زینب اور المرأة مؤنث حقیقی کی رعایت سے فعل کو واحد مؤنث کے صیغہ کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے۔ تیسری اور چاتھی مثالوں میں الشمس اور الحرب مؤنث مجازی کی رعایت کرتے ہوئے تطلع اور تهدد افعال کو مؤنث استعمال کیا گیا ہے۔

آخری مثال میں النجوم ایک ایسا جمع کا کلمہ ہے جو غیر عاقل ہے اور مذکر ہے اور اس میں اس کے واحد النجم کا وزن سلامت نہیں ہے اسی لیے اس کے بعد آنے والا فعل انکدرت واحد مؤنث کے صیغہ میں مستعمل ہے۔ البتہ اس آخری صورت میں فعل کو واحد لانے کے ساتھ جمع بھی لایا جا سکتا ہے کیوں کہ جب فاعل ضمیر ہو جو کسی غیر عاقل مذکر کی جمع تکسیر کی طرف لوٹ رہی ہو تو فعل کو واحد اور جمع دونوں لایا جا سکتا ہے جس کی قدرے تفصیل گزشتہ سطور میں فعل کی وحدت و جمعیت کی شق نمبر ۲ کے ضمن میں بیان کی گئی ہے۔

واضح ہو کہ مؤنث مجازی ہر اس مؤنث کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر نہ ہو جیسے دار ، شمس ، حرب وغیرہ۔

1.5.3 جواز تذکیر الفعل وتأنیثہ مع الفاعل

نو صورتوں میں فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے۔

۱۔ فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل اور اس کے درمیان فصل ہو گیا ہو جیسے سافرتِ الیومَ فاطمةُ یا سافر الیوم فاطمة ۔ حضَرَتِ المجلسَ اِمرأةٌ یا حضر المجلس اِمرأة۔

پہلی دونوں مثالوں میں فعل و فاعل کے درمیان الیوم کے ذریعہ جب کہ دوسری دونوں مثالوں میں المجلس کے ذریعہ فصل کیا گیا ہے لہذا فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہوگی۔ البتہ جب فعل اور فاعل کے درمیان کلمۂ استثنا اِلّا کے ذریعہ فصل ہو اس شرط کے ساتھ کہ فاعل مؤنث حقیقی ہی ہو تو فعل کو مذکر لانا زیادہ راجح ہے جیسے ما نال الجائزةَ الا الفائزةُ۔

۲۔ فاعل مؤنث مجازی ہو خواہ فعل سے متصل ہو یا منفصل جیسے اندلعت الحرب یا اندلع الحرب ۔ طلعت الیوم الشمس یا طلع الیوم الشمس۔
ان مثالوں میں فاعل الحرب اور الشمس ہیں جو کہ مؤنث مجازی ہیں لہذا وہ فعل سے متصل ہوں یا نہ ہوں ہر دو صورتوں میں فعل کو مذکر استعمال کیا جائے یا مؤنث، دونوں جائز ہوگا۔

۳۔ فاعل جمع مکسر ہو چاہے مذکر کی جمع ہو یا مؤنث کی، فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہوگی جیسے قالت الأعراب یا قال الأعراب ۔ ناحت الثواکل یا ناح الثواکل ۔ ھبطت رُوّاد الفضاء علی سطح القمر یا ھبط رُواد الفضاء علی سطح القمر۔

مذکورہ تینوں مثالوں میں الأعراب، الثواکل اور رُوّاد ایسے کلمات ہیں جن کی جمع ان کے واحد کا وزن توڑ کر بنائی گئی ہے اس لیے ان کے فاعل بننے کی صورت میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لانا جائز ہے۔ البتہ مذکر فاعل کے ساتھ فعل کو مذکر اور مؤنث فاعل کے ساتھ مؤنث استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے۔ واضح ہو کہ ثکلیٰ کی جمع ثواکل ہے جس کا اطلاق ہر اس عورت پر ہوتا ہے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو۔

۴۔ فاعل اسم جمع ہو جیسے جاء النساء یا جاءت النساء یا جیسے قول باری تعالی "قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ"۔

واضح ہو کہ اسم جمع اس کلمہ کو کہتے ہیں جو جمع کا معنی دے لیکن اس لفظ سے اس کا واحد نہ ہو جیسے قوم ، جیش ، قبیلة وغیرہ۔

مذکورہ مثالوں میں کلمہ نساء یا نسوة جمع ہے بمعنی عورتیں جس کا واحد امرأة آتا ہے، تو چونکہ اس قسم کے الفاظ اپنے واحد سے مختلف ہوتے ہیں اس لیے ان کے فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طریقہ سے لایا جا سکتا ہے۔

۵۔ جب فاعل ضمیر ہو جو مذکر عاقل کی جمع تکسیر کی طرف لوٹ رہی ہو تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں لانا جائز ہے جیسے الأدباء جاؤوا یا الأدباء جاءت ، العلماء قاموا یا العلماء قامت۔

۶۔ فاعل جب جمع مذکر سالم یا جمع مؤنث سالم کے ملحقات میں سے ہو جیسے جاء البنون یا جاءت البنون ، قامت البنات یا قام البنات ، اللہ تعالی کا قول ہے "آمَنْتُ بِالَّذِیْ آمَنَتْ بِهِ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ"۔

ملحقات جمع مذکر سالم وہ کلمات ہیں جو اصلا واحد سے جمع نہیں بنائے گئے یا ان میں جمع مذکر سالم کی طرح واو یا یاء مابعد نون مفتوح بڑھانے کے بعد واحد کا وزن برقرار نہیں رہتا، لیکن مشابہت کی وجہ سے ان کو جمع مذکر سالم کے ملحقات کہا جاتا ہے جیسے عشرون سے تسعون تک کی دہائیاں ، بنون ، سِنون ، عالَمون ، أھلون ، أرضون اور أولو وغیرہ۔

سِجلّات جوکہ سِجلّ کی جمع ہے،أمھات جوکہ أم کی جمع ہے وغیرہ وغیرہ۔

البتہ مذکر کے ساتھ فعل کی تذکیراور مؤنث کے ساتھ فعل کی تانیث زیادہ بہتر ہے۔

۷۔ فاعل ایسا مذکر ہوجس کے آخر میں الف اور تاء بڑھا کر جمع بنائی گئی ہوجیسے جاء حمزات یا جاءت حمزات۔

حمزات جمع ہے حمزۃ کی جوکہ مذکر کا علم ہے، ایسے ہی طلحات جوکہ طلحۃ مذکر کی جمع ہے۔البتہ اس صورت میں فعل کو مذکر استعمال کرنا احسن ہے۔

۸۔ فاعل ضمیر منفصل ہواور مؤنث ہوتوایسی صورت میں فعل کو مذکر ومؤنث دونوں لانا جائز ہے جیسے انما قام ھی یا انما قامت ھی اور جیسے ما قام الا ھی یا ماقامت الا ھی۔

یہاں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ اس صورت میں فعل کو مؤنث استعمال نہ کرنا زیادہ مستحسن ہے۔

۹۔ جب فاعل مؤنث اسم ظاہر ہواور فعل نِعم ، بِئس ، ساء افعال مدح وذم میں سے کوئی ہوتو فعل کو مذکر ومؤنث دونوں لانا جائز ہے،البتہ مؤنث استعمال کرنا زیادہ بہتر ہے، جیسے نِعم المرأۃ فاطمۃ یا نِعمتِ المرأۃ فاطمۃ ، بئس المرأۃ ھند یا بئست المرأۃ ھند وغیرہ۔

1.6 معلومات کی جانچ

1۔ جملہ فعلیہ کسے کہتے ہیں؟

2۔ فاعل کی تعریف کیجیے۔

3۔ فاعل جب تثنیہ ہوتو کن حروف کے ساتھ مرفوع ہوتا ہے؟

4۔ فاعل جب جمع مذکر سالم ہوتو اس کے اعراب کی کیا علامت ہوتی ہے؟

5۔ اسم فاعل ، اسم مفعول ، صفت مشبہ اور اسم تفضیل کو اصطلاح میں کیا کہتے ہیں؟

6۔ فاعل کی کتنی قسمیں ہوتی ہیں؟

7۔ اسم مؤول سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

8۔ کس صورت میں فاعل کو واحد لانا ضروری ہوتا ہے؟

9۔ وہ کون سی حالت ہے جس میں فعل واحد، تثنیہ یا جمع استعمال کیا جاتا ہے؟

10۔ الثواکل کا معنی بتائیے۔

11۔ جب فاعل مؤنث حقیقی ہواور فعل وفاعل کے درمیان فصل نہ ہوتو فعل مذکر آئے گا یا مؤنث؟

12۔ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْکَدَرَتْ میں فعل انکدرت واحد مؤنث کیوں استعمال کیا گیا ہے؟

13۔ سافرت الیوم فاطمۃ اور سافر الیوم فاطمۃ دونوں کہنا درست کیوں ہے؟

14۔ الشمس فاعل کے لیے فعل طلع اور طلعت مذکر ومؤنث دونوں کیوں استعمال کیا جاسکتا ہے؟

16۔ اسم جمع کی تعریف مع مثال بیان کیجیے۔

17۔ سِجلّات اور اُمّہات کے واحد کیا آتے ہیں؟

18۔ یغضبنی أن تسب أحدا کی ترکیب کیجیے۔

1.7 فاعل کی وجوبی تقدیم

جملہ فعلیہ میں عموماً فاعل فعل کے فوراً بعد آتا ہے پھر مفعول اور متعلقات کا تذکرہ ہوتا ہے، لیکن اس کے برخلاف کبھی فاعل کو مفعول کے بعد بھی ذکر کردیا جاتا ہے جیسے ضرب زید حامداً یا ضرب حامداً زید ، قرأ تلمیذ کتابا یا قرأ کتابا تلمیذ ، نصرت البنتان الفقیر یا نصرت الفقیرَ البنتان وغیرہ۔ چونکہ اس قسم کے جملوں میں فاعل ومفعول بہ کی تعیین میں کوئی دشواری نہیں ہوتی اور وہ اپنی اعرابی حالت سے بآسانی پہچان لیے جاتے ہیں اس لیے ان میں آپسی تقدیم وتاخیر دونوں جائز ہوتی ہے۔

کچھ ایسی صورتیں ہوتی ہیں جہاں فاعل کو فعل کے فوراً بعد براہ راست لانا اور اسے مفعول بہ پر مقدم کرنا واجب وضروری ہوتا ہے۔ وہ صورتیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ جب فاعل ضمیر متصل ہو جیسے عرفتُ الحق واتبعتُہ، اس مثال میں عرفتُ اور اتبعتُ فعل میں تاء متحرکہ ضمیر مرفوع متصل ہے اور فعل سے جدا ہوکر استعمال نہیں کی جاسکتی اسی لیے اس کو کسی بھی صورت میں مفعول بہ سے مؤخر نہیں کیا جاسکتا اور ہر حال میں فعل سے متصل ہوکر ہی فاعل بنے گی۔

۲۔ جب مفعول میں حصر کے معنی پیدا کیے گئے ہوں جیسے اِنما یقدر الانسانُ نفسَہ ، اس جملہ کا مطلب ہے 'انسان صرف اپنے آپ کی قدر کرتا ہے' اگر کلمہ اِنما اس جملہ سے ہٹا دیا جائے تو ایک عمومی بات ہو جائے گی کہ انسان اپنے آپ کی قدر کرتا ہے جس کا مطلب یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ دوسروں کی قدر نہیں کرتا۔ ایسے ہی انما أکرم سعید خالدا یعنی سعید نے صرف خالد کی تکریم کی اور ما ضرب حامد الا محموداً جیسی مثالوں میں مفعول میں حصر کا مفہوم پیدا کرنے کے لیے فاعل کی تقدیم واجب ہوتی ہے۔

۳۔ جب فاعل ومفعول ایسے اسماء ہوں جن میں کوئی لفظی یا معنوی قرینہ نہ پائے جانے کی وجہ سے ایک دوسرے کی تعیین دشوار ہو تو فاعل کی تقدیم واجب ہوتی ہے مثلاً دونوں اسماء مقصورہ ہوں جیسے نصرت سلمی لیلی یعنی سلمی نے لیلی کی مدد کی، یا دونوں کی اضافت یاء متکلم کی طرف کی گئی ہو جیسے أکرم صدیقی أبی، یا دونوں اسماء اشارہ ہوں جیسے غلب هذا ذاك وغیرہ۔

لیکن اگر لفظی یا معنوی قرینہ سے التباس دور ہو رہا ہو تو ایک دوسرے کی تقدیم وتاخیر دونوں جائز ہوتی ہے، لفظی قرینہ جیسے أکرمت یحیی سُعدَی اس میں قرینہ فعل وفاعل کی تانیث ہے، قرینہ معنوی جیسے أنهکت لُبنیٰ حُمّٰی یعنی لبنی کو بخار نے نڈھال کر دیا۔

1.8 چند ضمنی احکام

۱۔ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے خواہ اعراب بالحرکت ہو جیسے ضرب حامد محموداً ، أکلت البنت فاکهة، یا اعراب بالحرف جیسے بعث الخادمان العامِلَینِ الی أبیك وغیرہ۔

۲۔ فاعل چونکہ مسند الیہ ہوتا ہے اس لیے مسند کے بعد اس کا پایا جانا ضروری ہے، البتہ اگر فعل سے پہلے اس کا ذکر ہو جائے تو ایک ضمیر فاعل بنے گی جو اس مسند الیہ کی جانب لوٹے گی جیسے حامد جاء ، المجتهد ینجح وغیرہ۔ ان دونوں مثالوں میں وارد افعال جاء اور ینجح کے اندر ضمیر ھو مستتر ہے اور حامد اور المجتهد

کی جانب فاعل بننے کے بعد راجع ہے۔

۳۔ بسا اوقات فاعل کا فعل جوازاً حذف کر دیا جاتا ہے اور صرف فاعل مذکور ہوتا ہے جیسے کوئی پوچھے کہ مَن قال؟ تو جواب میں صرف زید کہہ دیا جائے۔ اس صورت میں زید فاعل سے پہلے قال فعل محذوف ہوگا۔

۴۔ اسی طرح کبھی فعل اور فاعل دونوں حذف ہو جاتے ہیں اور کوئی تیسرا لفظ ان کی قائم مقامی کرتا ہے جیسے کوئی پوچھے ھل ذھب خالد؟ تو جواب دیتے ہوئے کہا جائے "نعم" اس صورت میں پورا جملہ ذھب خالد یعنی فعل با فاعل محذوف مانا جائے گا۔

1.9 نائب فاعل

یہ وہ مسند الیہ ہے جو فعل مجہول یا اسم مفعول کا فاعل حذف ہونے کی وجہ سے اس کی نیابت کرتا ہے، اس کو مفعول مالم یُسَمّ فاعله بھی کہا جاتا ہے اور اس پر فاعل کے سارے احکام جاری ہوتے ہیں جیسے فُتِح البابُ ، قُطِفَت الزهرةُ ، استقال المؤظف المطلوبُ نقلُه ، تُعقَد المؤتمراتُ الدُوَلية لِنَزع السِّلاح۔

پہلی مثال میں الباب کی اسناد فعل مجہول فُتح کی جانب کی گئی ہے جس کا مطلب ہوتا ہے دروازہ کھولا گیا۔ چونکہ اس مثال میں فاعل محذوف ہے اور مفعول بہ اس کی نیابت کر رہا ہے اس لیے اس کو ضمہ کے ساتھ مرفوع پڑھا جائے گا جب کہ اس وقت منصوب پڑھا جاتا ہے جب فعل معروف ہو اور اس کا فاعل مذکور ہو، اصل عبارت اس طرح تھی کہ " فَتَح الولدُ البابَ" یعنی لڑکے نے دروازہ کھولا۔ چنانچہ جب ہم نے کسی غرض کے پیش نظر فاعل کو حذف کرنا چاہا تو فعل معروف کی شکل وصورت میں کسی قدر تبدیلی کر دی اور پہلے حرف کو مضموم اور ماقبل آخر کو مکسور کرتے ہوئے اسے فعل مجہول بنا دیا، پھر البابَ جو کہ ترکیب میں مفعول بہ تھا اسے فاعل محذوف کے قائم مقام کرتے ہوئے رفع دے دیا۔ یہی مفعول بہ جو فاعل کی جگہ وارد ہو کر اس کی نیابت کر رہا ہے مفعول ما لم یسم فاعله یا نائب فاعل کہلاتا ہے۔

دوسری مثال میں اصل عبارت تھی" قطف الولد الزهرة"۔ الولد فاعل کو حذف کر کے الزهرة مفعول بہ کو اس کی جگہ رکھ دیا گیا اور اسے نائب فاعل کا اعراب ضمہ دے دیا گیا۔ چونکہ الزهرة مؤنث ہے اس لیے اس کی رعایت کرتے ہوئے فعل کو بھی واحد مؤنث کے صیغہ میں تبدیل کر دیا گیا اور جملہ ہو گیا" قُطِفَتِ الزهرة" یعنی پھول توڑا گیا۔

تیسری مثال ہے:"استقال المؤظف المطلوب نقله" یعنی اس افسر نے استعفی دے دیا جس کا ٹرانسفر مطلوب تھا۔ چونکہ اسم مفعول جب الف لام سے خالی ہو تو بعض شرطوں کے ساتھ اور جب الف لام کے ساتھ ہو تو بغیر کسی شرط کے فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے اور یہ الف لام موصولہ کہلاتا ہے اس لیے اس مثال میں المطلوب اسم مفعول نے نقله کو اپنا نائب فاعل بناتے ہوئے ضمہ کے ساتھ محل رفع میں کر دیا، جس کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں استقال المؤظف الذی طُلب نقلُه۔

چوتھی مثال "تُعقَد المؤتمراتُ الدُوَلية لِنَزع السِّلاح " میں تعقد فعل مضارع مجہول ہے اور المؤتمرات موصوف اپنی صفت الدولية سے مل کر نائب فاعل ہے اور ضمہ کے ساتھ مرفوع ہے۔ جملہ کا مفہوم ہے: ہتھیاروں یا ان کے استعمال کی روک تھام کے لیے بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔

1.10 فاعل کو حذف کرنے کی وجوہات

جن اسباب کے پیش نظر فاعل کو حذف کر دیا جاتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

ا۔ فاعل جب جانا پہچانا اور معلوم ہو تو اس کو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے هُزم العدوُ۔ اس جملہ کی اصل ہے هَزَم جیشُنا العدوَّ کہ ہمارے لشکر نے

فاعل کہلایا۔ یہی صورت باری تعالی کے قول "و خُلِقَ الإِنْسَانُ ضَعِيْفاً"، میں بھی ہے۔

۲۔ فاعل جب نامعلوم ہو اور اس کو متعین طور پر ذکر کرنا ممکن نہ ہو جیسے سُرقت الدارُ یعنی گھر میں چوری ہوئی، ایسا اس وقت کہا جائے گا جب چور کا پتہ نہ چل رہا ہو۔

۳۔ جب قائل فاعل کو بغرض ابہام بتانے سے گریز کرنا چاہ رہا ہو جیسے شُرب الحليبُ یعنی دودھ پیا گیا، تو چونکہ قائل پینے والے کو گرچہ جانتا ہے لیکن اس کا اظہار نہیں کرنا چاہتا اس لیے فاعل کو حذف کر کے مفعول بہ کو اس کی جگہ ذکر کر دیا جو نائب فاعل کہلایا۔

۴۔ جب فاعل کے لیے کوئی خوف لاحق ہو جیسے ضُـرب حـامـد جب کہ ہم مارنے والے کو جانتے ہوں لیکن اس کے لیے خوف محسوس کرتے ہوں تو ایسی صورت میں اس کا ذکر نہیں کرتے۔

۵۔ یا یہ کہ خود فاعل سے ہی قائل کو کوئی خوف لاحق ہو جیسے سُرق الأثاثُ یعنی ساز و سامان کی چوری ہوگئی۔ ایسی صورت میں جب کہ چور کا پتہ تو ہو مگر اس کا نام لینے سے خوف محسوس ہو رہا ہو تو سَرق فلان الأثاث کے بجائے سُرق الأثاث کہہ دیا جائے۔

۶۔ جب فاعل کو ذکر کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہو تو ایسی صورت میں بھی فعل کو معروف نہ لا کر مجہول لا دیا جاتا ہے جیسے قول باری تعالی "اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا"۔ تو یہاں پر سلام کرنے والے کا ذکر غیر ضروری اور بے فائدہ ہوگا کیوں کہ مقصود سلام کا جواب ہے خواہ سلام کرنے والا کوئی بھی ہو۔

1.11 نائب فاعل کے اقسام

نائب فاعل چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ نائب فاعل کبھی اسم معرب ہوتا ہے یعنی ایسا اسم جس کا آخری حرف مختلف اعرابی حالتیں قبول کرے خواہ وہ اعراب بالحرکت ہو یا اعراب بالحرف۔ چونکہ نائب فاعل فعل مجہول کا فاعل حذف ہونے کی وجہ سے اس کی نیابت کرتا ہے اس لیے اس کو فاعل ہی کا اعراب دیا جاتا ہے جیسے فَتح الفرّاشُ بابَ الفصل یعنی چپراسی نے کلاس روم کا دروازہ کھولا۔ اس مثال میں فتح فعل معروف ہے، الفرّاش اس کا فاعل ہے اور باب الفصل مفعول بہ ہے۔ جب ہم فعل معروف کو فعل مجہول میں تبدیل کریں گے تو لازمی طور پر اس کے فاعل یعنی الفراش کو حذف کریں گے اور مفعول بہ کو جو کہ منصوب تھا نائب فاعل بناتے ہوئے مرفوع کر دیں گے اور کہیں گے فُتِح بابُ الفصل۔ اور ایسے اعراب کو اعراب بالحرکت کہتے ہیں کیوں کہ نائب فاعل کو رفع کا اعراب ضمہ یعنی پیش دیا گیا ہے۔

اعراب بالحرف کی مثال جیسے شاهَد الناس اللاعبين یعنی لوگوں نے کھلاڑیوں کو دیکھا۔ اس مثال میں شاهد فعل معروف ہے، الناس اس کا فاعل ہے اور اللاعبين مفعول بہ ہے جو کہ جمع مذکر سالم ہونے کی وجہ سے یاء ماقبل مکسور کے ساتھ حالت نصب میں ہے۔ جب فعل کو مجہول بنایا جائے گا تو فاعل کو حذف کر دیا جائے گا اور مفعول بہ اللاعبين کو رفع کا اعراب واو ماقبل مضموم دیتے ہوئے اللاعبون کر دیا جائے گا جو کہ فعل مجہول کا نائب فاعل کہلائے گا اور جملہ ہو جائے گا شُوهد اللاعبون یعنی کھلاڑی دیکھے گئے۔

نوٹ: جب فعل ایک سے زائد مفعولوں کی طرف متعدی ہو اور فاعل کو حذف کر دیا جائے تو مفعول اول کو نائب فاعل بنا کر مرفوع پڑھا جاتا ہے اور بقیہ کو مفعولیت کا اصل اعراب نصب باقی رہتا ہے جیسے أعطَى المدير الناجح جائزةً سے أُعطِي الناجحُ جائزةً ، أعطى الوزيرُ الفقير درهما سے أُعطِي الفقير درهما ، عَلّم المدرسُ الطالبَ المسئلةَ سے عُلِّم الطالبُ المسئلةَ ، كسا الغنيُ الفقيرَ ثوبا سے كُسِي الفقيرُ ثوبا وغیرہ۔

۲۔ نائب فاعل کبھی اسم مبنی (ضمیر بارز یا مستتر، اسم اشارہ، اسم موصول) ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ اسم مبنی ہر وہ اسم ہے جس کا آخر ہر حال میں ایک ہی صورت پر قائم رہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہو۔

چنانچہ نائب فاعل کبھی ضمیر بارز ہوتا ہے جیسے أُعطِيتُ كيساً یعنی مجھے ایک تھیلی دی گئی۔اس مثال میں أعطيت فعل مجہول میں تاء متحرکہ ضمیر بارز مبنی ہے جو حالت رفع میں ہے اور نائب فاعل بن رہی ہے۔

کبھی نائب فاعل ضمیر مستتر بھی ہوتا ہے جیسے العدوُّ هُزم یعنی دشمن کو شکست دی گئی۔اس مثال میں العدو مبتدا ہے، هُزِمَ فعل ماضی مجہول ہے اور اس میں هو کی ضمیر پوشیدہ اس کا نائب فاعل ہے جس کی تقدیر العدو هزم هو ہے۔

کبھی نائب فاعل اسم اشارہ ہوتا ہے جیسے يُحاكَم هذا المُذنبُ یعنی اس گنہ گار پر مقدمہ چلایا جائے گا۔اس مثال میں يحاكم فعل مجہول ہے، هذا اسم اشارہ مبنی حالت رفع میں ہے اور المذنب اس کا مشار الیہ ہے اور هذا اسم اشارہ اپنے مشار الیہ المذنب سے مل کر يحاكم فعل مجہول کا نائب فاعل ہے۔

نائب فاعل کبھی اسم موصول ہوتا ہے جو کہ اسماء مبنیہ میں سے ہے جیسے كوفِئَ مَن نجح یعنی جو کامیاب ہوا سے پورا بدلہ دیا گیا۔اس مثال میں كوفئ فعل مجہول ہے، من اسم موصول مبنی محل رفع میں ہے اور نجح فعل با فاعل اس کا صلہ ہے اور من اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر كوفئ فعل مجہول کا نائب فاعل ہے۔

۳۔ نائب فاعل کبھی مصدر مؤول یعنی مصدر کی تاویل میں کیا گیا جملہ ہوتا ہے خواہ وہ فعل مضارع کو نصب دینے والے أن ناصبہ کے ذریعہ ہو یا أنّ حرف مشبہ بالفعل مع اسم وخبر کے ذریعہ ہو، جیسے يُطلَب أن تذهبوا۔اس مثال میں يطلب فعل مضارع مجہول ہے، أن ناصبہ ہے جو تذهبوا فعل پر داخل ہوا ہے اور مصدری معنی دینے کے ساتھ فعل مجہول يُطلَب کا نائب فاعل بن رہا ہے جس کی تقدیر ہوگی يُطلب ذهابُكم یعنی تم لوگوں کا جانا مطلوب ہے۔

دوسری مثال جیسے عُرف أنّك مجتهد ،اس مثال میں عرف فعل مجہول ہے، أنّ حرف مشبہ بالفعل ہے، ك خطاب اس کا اسم اور مجتهد اس کی خبر ہے، أنّ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم وخبر سے مل کر مصدر کے حکم میں ہو کر عُرف فعل مجہول کا نائب فاعل بن رہا ہے، جس کی تقدیری عبارت ہوگی عُرف اجتهادُك یعنی تمہارا محنت و کوشش کرنا معروف ہے۔بعینہ یہی صورت باری تعالی کے قول "قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرآناً عَجَباً" میں بھی ہے جس کی تقدیر "قل أوحي إليَّ استماعُ نفر من الجن ...... الخ ہوگی۔

۴۔ کبھی نائب فاعل مصدر صریح یا ظرف متصرف ومختص یا جار مجرور ہوتا ہے، اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب فعل متعدی نہ ہو بلکہ لازم ہو، چونکہ فعل لازم کو مفعول بہ کی ضرورت نہیں ہوتی اس لیے جب اس کو مجہول بنایا جاتا ہے تو نائب فاعل مصدر، ظرف یا جار مجرور میں سے کوئی ہوتا ہے۔

چنانچہ جب نائب فاعل مصدر ہو تو لازم ہے کہ وہ متصرف ومختص ہو۔مصدر کے متصرف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مصدریت کی بنا پر اس پر نصب نہ آیا ہو اور اس کے مختص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مجرد تاکید کے لیے نہ ہو جیسے کہ نوع یا عدد بتانے کے لیے آتا ہے بلکہ صفت یا اضافت کے ذریعہ اس کی تخصیص بھی کی گئی ہو، جیسے هُجِم هجومٌ شديد ، مُشِيَ مِشْيَةُ الغِطْرِيسِ ، فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ۔

پہلی مثال میں، جس کا مطلب ہے کہ سخت حملہ کیا گیا، هُجم فعل مجہول ہے اور اس کا نائب فاعل مصدر صریح ہے، چونکہ مصدر کو مصدریت کی بنیاد پر نصب پڑھا جاتا ہے مگر مثال مذکور میں وہ نائب فاعل واقع ہو رہا ہے جو کہ مرفوع ہوتا ہے، اس لیے لازماً اس کی صفت لا کر اس کو متصرف ومختص کر دیا گیا اور نائب فاعل کا اعراب رفع دے دیا گیا۔

دوسری مثال میں بھی جس کا مفہوم ہوتا ہے ظالم ومتکبر کی چال چلی گئی، مِشية مصدر نائب فاعل واقع ہو رہا ہے اس لیے الغِطريس کی جانب اس کی اضافت کر دی گئی اور یوں وہ مصدر مختص ہو گیا اور مرفوع پڑھا گیا۔

تیسری مثال میں بھی بعینہ اسی قاعدہ کی رو سے کلمہ نفخة نائب فاعل بن رہا ہے جس کی صفت واحدة لا کر تخصیص کر دی گئی ہے۔

اسی طور پر نائب فاعل جب ظرف ہو تو ضروری ہے کہ وہ متصرف اور مختص ہو۔ظرف کے متصرف ہونے سے مراد یہ ہے کہ ظرفیت کی بنیاد پر اس پر نصب نہ آیا ہو، ایسے ہی وہ حرف جر مِن سے بھی خالی ہو جیسے کہ من يومِ اور من جهةِ وغیرہ مستعمل نہ ہو، اور اس کے مختص ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انواع مخصصات جیسے اضافت یا صفت کے ذریعہ اس کی تخصیص کی گئی ہو

پہلی مثال میں سُھِـرت فعل مجہول ہے،لیلۃُ ظرف اس کا نائب فاعل ہے جس کی القدر کی جانب اضافت کر کے تخصیص کردی گئی ہے، جملہ کا مفہوم ہے،شب قدر جاگی گئی۔

دوسری مثال میں سُکتت فعل ماضی مجہول ہے اور ساعۃُ الامتحان بصورت مضاف ومضاف الیہ مختص ہوکر اس کا نائب فاعل ہے یعنی امتحان کی گھڑی میں خاموشی اختیار کی گئی۔

تیسری مثال میں صیم فعل ماضی مجہول ہے، یومان ظرف اس کا نائب فاعل ہے جس کی تخصیص اثنان بطورصفت لاکر کردی گئی ہے۔اس مثال میں چونکہ نائب فاعل تثنیہ کا صیغہ ہے اوراسم ظاہر ہے اس لیے فعل مجہول کو قاعدہ کے مطابق واحد لایا گیا، جملہ کا مطلب ہے، دودنوں کا روزہ رکھا گیا۔

اسی طرح جب فعل لازم کو مجہول بنایا جاتا ہے تو جار مجرور کو بطور نائب فاعل لایا جاتا ہے، کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ فعل مجہول وہ ہوتا ہے جس کا فاعل مذکور نہ ہو اسی لیے اس کے متعلقات نائب فاعل بن جاتے ہیں، جیسے ذُهب الی منزلك ، فُرح بنجاح أخی ، يُجلَس فی الحديقة۔

پہلی مثال میں ذُہب فعل مجہول ہے جس کا فاعل محذوف ہے اسی لیے الی منزلك جار مجرور اس کا نائب فاعل بنے گا، یعنی تمہارے گھر جایا گیا۔

دوسری اور تیسری مثالیں بھی بعینہ اسی نہج پر ہیں جن میں جار مجرور نائب فاعل واقع ہیں جن کا مطلب بالترتیب، میرے بھائی کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور باغ میں بیٹھا جاتا ہے، ہوگا۔

1.12 نائب فاعل کے مطابق فعل مجہول کی حالتیں

گزشتہ صفحات میں فاعل کی تذکیر وتانیث اور وحدت وجمعیت کے مطابق فعل کے واحد وتثنیہ وجمع نیز مذکر ومؤنث ہونے کے جو اصول وقواعد ذکر کیے گئے ہیں، بعینہ وہی قواعد نائب فاعل کے مطابق فعل مجہول کے واحد وجمع اور مذکر ومؤنث ہونے پر بھی منطبق ہوتے ہیں، تاہم بغرض مراجعہ ان احکام کا یہاں اجمالا ذکر کیا جاتا ہے، اس یاددہانی کے ساتھ کہ مبحث ھذا نائب فاعل کے مطابق فعل مجہول کی مختلف حالتوں کا ہے۔

1.12.1 فعل مجہول کی وحدت وجمعیت

ا۔ جب نائب فاعل اسم ظاہر ہو خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع، فعل مجہول ہر حال میں واحد ہی آئے گا جیسے ضُرب الولد ، ضرب الولدان ، ضرب الأولاد ، ضُربت البنت ، ضربت البنتان ، ضربت البنات۔

۲۔ نائب فاعل جب اسم ضمیر ہو تو مرجع کا لحاظ کرتے ہوئے فعل کو واحد، تثنیہ یا جمع میں سے کوئی لایا جائے گا جیسے المجتهد يُكرَم ، المجتهدان يكرمان ، المجتهدون يكرمون ، المجتهدة تُكرَم ، المجتهدتان تكرمان ، المجتهدات يكرمن۔

1.12.2 فعل مجہول کی وجوبی تانیث

دوصورتوں میں فعل مجہول کو مؤنث استعمال کرنا لازمی ہوتا ہے۔

ا۔ نائب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل مجہول ونائب فاعل کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو جیسے لُقّبت فاطمة بالزهراء۔

۲۔ نائب فاعل اسم ضمیر ہو جو کسی حقیقی یا مجازی مؤنث یا غیر عاقل مذکر کی جمع تکسیر کی طرف لوٹ رہی ہو جیسے حليمة ضُربت ، الشمس رُأيت ، الأزهار قُطِفت (پھول توڑے گئے)۔

1.12.3 فعل مجہول کی جوازی تذکیر وتانیث

آٹھ جگہوں پر فعل مجہول کو مذکر ومؤنث دونوں استعمال کرنا جائز ہوتا ہے۔

۱۔ نائب فاعل مؤنث حقیقی ہو مگر اس کے اور فعل مجہول کے درمیان فصل ہو گیا ہو جیسے لُقبت بالزهراء فاطمة یا لُقب بالزهراء فاطمة ، نُصرت اليوم زينبُ یا نُصر اليوم زينبُ۔

۲۔ نائب فاعل مؤنث مجازی ہو چاہے فعل مجہول سے متصل ہو یا منفصل جیسے أُنهيت الحرب یا أُنهى الحربُ۔

۳۔ نائب فاعل جمع مکسر ہو خواہ مذکر ہو یا مؤنث جیسے يُحمد الأدباء یا تُحمد الأدباء ، يُغلق النوافذُ یا تُغلق النوافذ۔

۴۔ نائب فاعل اسم جمع ہو جیسے دُعِيَ القبيلةُ یا دُعيت القبيلة ، أُكرم النساءُ یا أُكرمت النساءُ۔

۵۔ جب نائب فاعل اسم ضمیر ہو جو کسی مذکر عاقل کی جمع تکسیر کی طرف راجع ہو تو فعل مجہول کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں لانا جائز ہوتا ہے جیسے الطلابُ مُنحت الجوائزَ یا الطلاب مُنحوا الجوائز یعنی طلبہ کو انعامات دیئے گئے۔

۶۔ نائب فاعل جب ملحقات جمع سالم میں سے ہو خواہ مذکر کے لیے ہو یا مؤنث کے لیے جیسے أُكرم ألو العلم یا أُكرمت أولو العلم ، أُحترِمَ أُولاتُ الفضل یا أُحترمت أُولات الفضل۔

۷۔ نائب فاعل ایسا مذکر ہو جس کے آخر میں ألف اور تاء کا اضافہ کر کے جمع بنائی گئی ہو جیسے نُودِيَ حمزات یا نُودِيَتْ حمزات جس کا مطلب ہوگا کہ حمزہ نامی بہت سارے لوگوں کو پکارا گیا۔

۸۔ نائب فاعل ضمیر منفصل ہو اور مؤنث ہو تو اس صورت میں فعل مجہول کو مذکر ومؤنث دونوں استعمال کرنا جائز ہوتا ہے جیسے انما ضُرب هي یا انما ضربت هي ، ما دُعي الا هي یا ما دُعيت الا هي۔

نوٹ: گزشتہ صفحات میں جہاں فاعل کے مطابق فعل کی جوازی تذکیر وتانیث زیر بحث آئی تھی وہاں فعل معروف کے مذکر ومؤنث دونوں استعمال کئے جانے کی ایک نویں صورت بھی تھی کہ فاعل جب اسم ظاہر مؤنث ہو اور فعل نِعْمَ ، بِئس یا ساء افعال مدح وذم میں سے ہو تو فعل کو مذکر ومؤنث دونوں لانا جائز ہوتا ہے جیسے نعم المرأة فاطمة یا نعمت المرأة فاطمة ۔مگر چونکہ یہ افعال جامد ہوتے ہیں اور ان سے صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں، نیز ان سے فعل مجہول یا اسم مفعول بھی نہیں بنتا لہذا ان کو کسی نائب فاعل کی بھی ضرورت نہیں ہوتی کیوں کہ نائب فاعل اسی وقت وجود میں آتا ہے جب فعل کو مجہول استعمال کیا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا جتنے بھی اصول بیان کیے گئے خواہ وہ فعل مجہول کے صیغہ واحد وتثنیہ وجمع کی صورت میں مستعمل ہونے سے متعلق ہوں یا فعل مجہول کے وجوبی طور پر مؤنث یا صیغہ مجہول کے جوازی طور پر مذکر ومؤنث دونوں کے استعمال سے تعلق رکھتے ہوں، سارے کے سارے قواعد وضوابط بعینہ وہی ہیں جو فاعل کے مطابق فعل معروف کی مختلف شکلوں کے استعمال کے ضمن میں بیان کیے گئے ۔ چونکہ ان اصول وقواعد کو مبحث سابق میں تفصیلی طور پر ذکر کر دیا گیا ہے اس لیے طلبہ کو چاہیے کہ نائب فاعل کے مطابق فعل مجہول کی حالتوں کو بطریق احسن سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کی غرض سے اس مبحث کا مراجعہ واعادہ کریں اور ان اصولوں کی روشنی میں نائب فاعل کے مطابق فعل مجہول کو مختلف شکلوں میں استعمال کرنے کی کوشش کریں۔

1.13 فعل معروف سے فعل مجہول بنانے کا طریقہ

1۔ جب فعل ماضی ہو اور تاء زائدہ سے شروع نہ ہو تو پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دے کر فعل کو مجہول بنایا جاتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ ، أَكرَمَ

سے أُكرِمَ ، قَدَّمَ سے قُدِّمَ وغیرہ۔

2۔ جب فعل ماضی ہو جس کے شروع میں تاء زائدہ ہو تو پہلے حرف کے ساتھ دوسرے کو بھی ضمہ دے دیتے ہیں جیسے تَسَلَّمَ سے تُسُلِّم ، تَقارب سے تُقُورِب وغیرہ۔

3۔ ایک اور اصول جو کہ مذکورہ قسم ثانی کے اصول سے ہی مربوط ہے، یہ ہے کہ فعل ماضی معروف کے ماقبل آخر حرف کو کسرہ دینے کے بعد اس سے پہلے جتنے بھی حروف متحرک ہوتے ہیں ان سبھی کو ضمہ دے کر مجہول بنالیا جاتا ہے جیسے فَتَحَ سے فُتِحَ ، اِستَخبَر سے اُستُخبِر ، اِستَعلَم سے اُستُعلِم ، تَسَلَّم سے تُسُلِّم وغیرہ۔

مذکورہ مثالوں میں فعل مجہول بناتے ہوئے سبھی افعال ماضیہ کے ماقبل آخر کو کسرہ دیا گیا اور پھر اس مکسور حرف سے پہلے کے حرکت والے سبھی حروف کو ضمہ دے دیا گیا، چنانچہ فتح کے فاء کو، استخبر اور استعلم کے ہمزہ اور تاء کو، ایسے ہی تسلم کے تاء اور سین کی حرکتوں کو ضمہ سے بدل دیا گیا۔

4۔ جب فعل ماضی اُجوف (معتل العین) ہو تو اس کے عین کو یا سے بدل دیتے ہیں اور ماقبل کو کسرہ دے دیا جاتا ہے جیسے قال سے قِیل ، زاد سے زِیدَ ، صاد سے صِید وغیرہ۔

مذکورہ بالا مثالوں میں وارد ہر ایک فعل ماضی کے عین کلمہ کی جگہ کوئی حرف علت آیا ہے جس کو بعد از تعلیل ألف سے تبدیل کر دیا گیا ہے، چنانچہ اس قبیل کے سارے افعال ماضیہ معروفہ میں مجہول بناتے وقت اَلف کو یاء سے بدل کر اس کے ماقبل کو مکسور کر دیا جاتا ہے۔

5۔ جب فعل مضارع ہو تو مجہول بناتے وقت پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دے دیا جاتا ہے جیسے یَحفِظُ سے یُحفَظُ ، یُکرِم سے یُکرَم ، یُقَدِّم سے یُقَدَّم ، یَستَعْلِم سے یُستَعْلَم ، یَتَسَلَّم سے یُتَسَلَّم ، یُشاهِد سے یُشاهَد وغیرہ۔

6۔ البتہ جب فعل مضارع کا ماقبل آخر واو یا یاء ہو تو اس واو یا یاء کو ألف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے یقول سے یُقال ، یزید سے یُزاد ، یستفید سے یُستفاد ، یُنیر سے یُنار وغیرہ۔

1.14 معلومات کی جانچ

1۔ نائب فاعل کسے کہتے ہیں اور اس کا دوسرا نام کیا ہے؟

2۔ کسر الولدُ الکأسَ میں کون سا لفظ نائب فاعل بنے گا؟

3۔ قطف الطفل الزهرة میں فعل مجہول اور نائب فاعل کی ترکیب کے وقت فعل مذکر استعمال ہوگا یا مؤنث، اور کیوں؟

4۔ سُرقتِ الدار جیسی مثال میں فاعل کو کس وجہ سے حذف کر دیا جاتا ہے؟

5۔ جب فعل ایک سے زائد مفعولوں کی طرف متعدی ہو تو کون سے مفعول کو نائب فاعل بنایا جاتا ہے؟

6۔ اسم معرب کی تعریف کیجیے اور مثال دیجیے۔

7۔ اسم مبنی کسے کہتے ہیں؟

8۔ کون کون سے اسماء مبنیہ نائب فاعل بنتے ہیں؟

9۔ أُعطيتُ کریما میں نائب فاعل کی نشاندہی کیجیے

10۔ عُرف أنك مجتهد کی تقدیر کیا ہوگی اور جملہ کیسے نائب فاعل بنے گا؟

11۔ مصدر کے متصرف اور مختص ہونے کا کیا مطلب ہے؟

12۔ ظرف کے متصرف ومختص ہونے کا کیا مفہوم ہے؟

13۔ ذُهب الى منزلك میں نائب فاعل کی تعیین کیجیے اور وجہ تعیین بھی بتائیے۔

14۔ سُهرت ليلة قمراء میں ظرف کس شرط کے ساتھ نائب فاعل بن رہا ہے؟

15۔ استعلم اگر فعل ماضی مجہول ہو تو اس پر کیا حرکتیں آئیں گی؟

16۔ صيم کو کس طریقہ پر فعل مجہول بنایا گیا ہے؟

17۔ يتسلم اور يستفيد سے فعل مجہول کس طرح بنایا جائے گا، حرکات اور حروف کی تبدیلیوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔

1.15 خلاصہ

جملہ فعلیہ فعل، فاعل اور مفعول بہ پر مشتمل ہوتا ہے جس میں فاعل ایک ایسے فعل تام معروف یا شبہ فعل کے بعد آتا ہے جس کا صدور خود فاعل کی ذات سے ہوتا ہے۔ یہ فاعل تین قسم کا ہوتا ہے: اسم ظاہر، اسم ضمیر اور اسم مؤول۔

اسم ظاہر ہر اس اسم کو کہتے ہیں جو اسم ضمیر یا اسم مؤول نہ ہو، اسم ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے جب کہ اسم مؤول اس جملہ کو کہتے ہیں جو مصدر کی تاویل میں ہو کر کسی جملہ کا جز بنتا ہے۔

فاعل کے مطابق فعل کبھی واحد، کبھی تثنیہ اور کبھی جمع لایا جاتا ہے، چنانچہ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع، فعل ہر حال میں واحد استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر جب کوئی ضمیر فاعل بنے تو فعل ہمیشہ اس ضمیر کے مرجع کے مطابق واحد، تثنیہ یا جمع میں سے کوئی آتا ہے۔

دو صورتوں میں فعل کو مؤنث استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے، اول یہ کہ فاعل جب مؤنث حقیقی ہو اور فعل سے متصل ہو، دوم یہ کہ فاعل ضمیر ہو جو کسی حقیقی یا مجازی مؤنث یا کسی غیر عاقل مذکر کی جمع تکسیر کی طرف لوٹ رہی ہو۔

فاعل کی کچھ ایسی بھی شکلیں ہوتی ہیں جن کا اعتبار کرتے ہوئے فعل کو مذکر و مؤنث دونوں استعمال کرنا جائز ہوتا ہے۔

۱۔ فاعل مؤنث حقیقی ہو اور فعل فاعل کے درمیان فصل نہ ہو۔

۲۔ فاعل مؤنث مجازی ہو، چاہے فعل سے متصل ہو یا منفصل۔

۳۔ فاعل جمع مکسر ہو، خواہ مذکر کی جمع ہو یا مؤنث کی۔

۴۔ فاعل اسم جمع ہو۔

۵۔ جب فاعل ایک ایسی ضمیر ہو جو مذکر عاقل کی جمع تکسیر کی طرف راجع ہو۔

۶۔ فاعل جب جمع مذکر سالم یا جمع مؤنث سالم کے ملحقات میں سے کوئی ہو۔

۷۔ فاعل ایسا مذکر ہو جس کے آخر میں اُلف اور تاء کا اضافہ کر کے جمع بنائی گئی ہو۔

۸۔ فاعل ضمیر منفصل ہواور مؤنث کے لیے ہو۔

۹۔ جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہواوراس کافعل نعم ، بئس یا ساء افعال مدح وذم میں سے کوئی ہو۔

جملہ فعلیہ کی ترکیب عام طور پر پہلےفعل پھر فاعل اور پھر مفعول پر مشتمل ہوتی ہے جس میں فاعل ومفعول بہ کی تقدیم وتاخیر دونوں جائز ہوتی ہے۔مگر چند صورتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں فاعل کومفعول پر مقدم کرنا اور اسے فعل کے فورا بعد ذکر کرنا واجب ہوتا ہے۔اول یہ کہ فاعل جب ضمیر متصل ہو جوفعل سے ملحق ہوکر ہی استعمال ہوتی ہے، دوم یہ کہ مفعول میں الا یا انما کے ذریعہ حصر کے معنی پیدا کرنا مقصود ہوں تو فاعل کوفعل کے معاً بعد لانا ضروری ہوتا ہے،سوم یہ کہ فاعل ومفعول ایسے اسماء ہوں جن کوکسی قرینۂ لفظی یا قرینۂ معنوی کی عدم موجودگی کے سبب پہچاننا دشوار ہوجائے تو فاعل کو لازمی طور پر فعل کے فورا بعد ذکر کیا جاتا ہے۔

فاعل اعراب بالحرکت یا اعراب بالحرف کے ذریعہ ہمیشہ حالت رفع میں ہوتا ہے، اگر ایسا نہ ہوتوفعل میں وجوبی طور پر ایک ضمیر مستتر ہوتی ہے جو فاعل بنتی ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ فاعل کے فعل کو جوازاً حذف کردیا جاتا ہے اور فاعل سے پہلے ایک فعل محذوف مان لیا جاتا ہے۔کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ فعل وفاعل دونوں کوحذف کر کے کسی تیسرے لفظ کوان کا قائم مقام بنادیا جاتا ہے جس سے پورے جملہ محذوفہ کوسمجھا جاسکتا ہے۔

نائب فاعل وہ مسندالیہ ہوتا ہے جوفعل مجہول یا اسم مفعول کے بعد آتا ہے اوراس پر فاعل کے تمامی احکام نافذ ہوتے ہیں۔اس کو مفعول مالم یسم فاعله بھی کہا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ مسندالیہ ہونے کے ساتھ مرفوع ہوتا ہے اور جملہ میں مذکور بھی۔ اگر وہ مذکور نہ ہوتو کوئی ضمیر مستتر نائب فاعل بنتی ہے۔جس طرح فاعل کے مطابق فعل کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں بعینہ ویسے ہی نائب فاعل کے مطابق بھی فعل مجہول کی کئی حالتیں ہوتی ہیں، چنانچہ اگر وہ مؤنث ہوتو اس کے فعل مجہول کو واحد مؤنث اور اگر مذکر ہو توفعل مجہول کو واحد مذکر لانا ضروری ہوتا ہے خواہ خود نائب فاعل واحد، تثنیہ یا جمع کیوں نہ ہو،غرض وہ تمام صورتیں جو فاعل کے مطابق فعل معروف کی ہوتی ہیں، نائب فاعل کے مطابق فعل مجہول پر بھی منطبق ہوتی ہیں۔

نائب فاعل چونکہ فاعل کے حذف پر دلالت کرتا ہے اس لیے جن وجوہات کے پیش نظر فاعل کو حذف کردیا جاتا ہے وہ وجوہات یا تو معروف ہوتی ہیں یا غیر معروف۔کبھی بغرض ابہام اور کبھی بصورت خوف بھی فاعل کو حذف کر کے نائب فاعل کو اس کا قائم مقام بنالیا جاتا ہے۔ایسا ہی اس وقت بھی کیا جاتا ہے جب فاعل کا ذکر کسی فائدہ کا سبب نہ ہواورفعل مجہول کے ساتھ مفعول بہ کونائب فاعل بنا کر فائدہ حاصل کرلیا جائے۔

فعل متعدی کا مفعول اول فاعل کے حذف کے بعد نائب فاعل بنتا ہے،مگر کبھی فعل لازم کومجہول بنا کر جار مجرور،ظرف یا مصدر میں سے کسی کو نائب فاعل بنایا جاتا ہے،مگر ظرف اور مصدر کے لیے شرط ہوتی ہے کہ دونوں متصرف ہوں اور اضافت یا صفت کے ذریعہ ان کی تخصیص کی گئی ہو، کیوں کہ خواہ مصدر ہو یا ظرف جب تک وہ مختص و متصرف نہ ہوں، نائب فاعل نہیں بن سکتے۔

فعل ماضی معروف کو مجہول بناتے وقت ماقبل آخرحرف کو کسرہ دے کر اس سے پہلے کے سبھی متحرک حروف کو ضمہ دے دیا جاتا ہے،البتہ جب فعل معروف کا عین کلمہ الف ہو یعنی وہ معتل الوسط ہوتو اس الف کو یاء سے بدل کر اس کے ماقبل کو کسرہ دے دیا جاتا ہے۔

جب فعل مضارع ہوتو اس کو مجہول بناتے وقت علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دے دیا جاتا ہے، تاہم اگر اس فعل مضارع کا ماقبل آخرحرف یاء یا واو ہوتو اس یاء یا واو کو الف سے بدل کر فعل مجہول بنالیا جاتا ہے۔

1.16 تمرینات

1۔ ذیل کے جملوں کا ترجمہ کیجیے اور فاعل کی نشاندہی کیجیے۔

الف: جاء القطار و وقف علي الرصيف۔

ب: طارت الحمامة و جلست عل الشجرة۔

ج: عجنت البنتان الدقيق و خبزتا الخبز۔

د: كتب التلميذ الدرس و حفظه۔

ہ: كتب المدرس الدرس على السبورة۔

و: أَحَلَّ اللهُ البَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبَا۔

ز: اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالفَتْحُ۔

ح: يلمع البرق و يخطف الأبصار۔

ط: تطبخن الطعام و تغسلن ثياب أولاد كن۔

ي: لا تدوم صداقة اللئيم۔

2۔ ذیل کے جملوں میں فاعل کے مطابق فعل کی تذکیر وتانیث اور وحدت و جمعیت کو درست کیجیے۔

الف: تلعبان الولدان كرة السلة و يفرحون۔

ب: الفلاح تحرث الأرض و تسقيها۔

ج: رأت فاطمة الأسد و فرّ منه۔

د: سمع الطالبات الخبر من اِذاعة فرنسا۔

ہ: الشمس يطلع من المشرق۔

و: النجوم يتلألأ فى أفق السماء عند المساء۔

ز: الأخوات الأربع يذهبون الى الجامعة۔

ح: أوقدوا النسوة الموقد بالكبريت۔

3۔ درج ذیل جملوں کی ترکیب کیجیے۔

الف: سرّنى أنك نجحت۔

ب: ينبغى أن تراجع الدرس و تكتبه على الكراسة۔

ج: يغضبنى أن تسب أحدا۔

د: بلغنى أنك تعمل فى معمل۔

ہ: ساء نى أن تلعبوا فى الفصل۔

و: قُلْ أُوْحِيَ اِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الجِنِّ۔

4۔ ذیل کے کلمات کو فاعل بناتے ہوئے جملوں میں استعمال کیجیے۔

الدار ۔ الشمس ۔ الأعراب ۔ الثواكل ۔ الإمرأة

النساء ۔ الأدباء ۔ المسلمون ۔ البنون ۔ أولو العلم

أولات الفضل

5۔ ذیل کے جملوں میں فاعل کی وجوبی تقدیم کے اسباب بتائیے۔

الف:	سمعت كلام الله و حفظته	ب:	انما يعرف الانسان نفسه
ج:	نصر موسى عيسى	د:	أكرم هذا ذاك
ہ:	ما ضرب ماجد الا حامدا	و:	نصر أبى صديقى

6۔ درج ذیل جملوں میں مفعول بہ کو نائب فاعل بناتے ہوئے جملوں کو دوبارہ لکھیے۔

الف: غرس البستاني الشجر۔

ب: سرق اللص المتاع۔

ج: اعتقل الشرطي السارق بالقرب من المطار الدولي۔

د: أكل الفأر الجبن۔

ہ: تجمع النملة الغذاء۔

و: يذيع التلفزيون أنباء العالم فى حينها۔

ز: يظن المسافر الطائرة متأخرة۔

ح: يحلب الرجل البقرة۔

7۔ ذیل کے جملوں میں نائب فاعل کی نشاندہی کیجیے اور وجہ بھی بتائیے۔

الف: فُرِح بنجاح أخى۔

ب: ذُهِب الى منزلك۔

ج: سُهِرت ليلة القدر۔

د: يُمشىٰ أمامك۔

ہ: يُسجَد سجود الخاشعين۔

و: فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ۔

ز: يُزدحَم ازدحام شديد فى الأسواق۔

ح: صِيم يوم واحد۔

8۔ ۶ جملے ایسے بنائیے جن میں نائب فاعل جار مجرور، ظرف یا مصدر رہوں۔

9۔ ذیل میں دیئے گئے فعل معروف کو فعل مجہول میں بدلیے۔

وجد ۔ فتح ۔ قاس ۔ ساق ۔ أنعم ۔ اختلط

تجمل ۔ استنصر ۔ ترنم ۔ تجهم

يكتب ۔ يقرأ ۔ يزيد ۔ يقول ۔ يُكرم ۔ ينتقل

يتكلم يهذب ۔ يعتقد ۔ يستقبل ۔ يقاتل

10۔ ذیل کے اشعار کا ترجمہ کیجیے اور فاعل اور نائب فاعل کی نشاندہی کیجیے۔

لَعُمْرِي لَقَدْ لَاحَتْ عُيُوْنٌ كَثِيْرَةٌ اِلى ضَوْءِ نَارٍ بِالْيَفَاعِ تُحَرَّقُ

تُشَبُّ لِمَقْرُوْرَيْنِ يَصْطَلِيَانِهَا   وَبَاتَ عَلَى النَّارِ النَّدَى وَالمُحَلَّقُ

11۔ درج ذیل آیات میں وارد افعال کی وجوبی تانیث کے اسباب بتایئے۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ. وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ. وَاِذَا الجِبَالُ سُيِّرَتْ. وَاِذَا العِشَارُ عُطِّلَتْ. وَاِذَا الوُحُوْشُ حُشِرَتْ. وَاِذَا البِحَارُ سُجِّرَتْ. وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ. وَاِذَا المَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ. بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ. وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ. وَاِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ. وَاِذَا الجَحِيْمُ سُعِّرَتْ. وَاِذَا الجَنَّةُ أُزْلِفَتْ. عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ.

1.17 فرہنگ

الفاظ		معانی
الف۔ درس میں وارد الفاظ		
المكتبة	:	لائبریری
ترافع يترافع	:	دفاع کرنا، تائید کرنا، وکالت کرنا
المُحامي	:	وکیل، ایڈوکیٹ، دفاع کرنے والا، حمایت کنندہ، طرف دار
قاتل يقاتل	:	قتال کرنا، جنگ کرنا
المناضلون	:	المُناضل کی جمع، جنگ جو، لڑاکو، جاں باز، سرفروش، برسرپیکار سپاہی
تقرر يتقرر	:	طے ہونا، قرار پانا، مقرر ہونا
سب يسب	:	گالی دینا، مغلظات بکنا، برا بھلا کہنا
سب	:	گالی
سرّ يسر	:	خوش کرنا
بلغ يبلغ	:	خبر پہنچنا، پہنچنا
ينبغی	:	لائق وسزاوار ہے، مناسب ہے، چاہیے کہ
أعجب يعجب	:	بھلا معلوم ہونا، انوکھا لگنا، پسند آنا، حیرت وتعجب میں ڈالنا
حضر يحضر	:	حاضر ہونا، اٹینڈ کرنا، آنا
الجِمال	:	الجَمَل کی جمع، اونٹ
سار يسير	:	چلنا، حرکت کرنا
اشتهر يشتهر	:	مشہور ہونا، شہرت پانا
حنا يحنو	:	شفقت کرنا، مہربان ہونا، مائل ومتوجہ ہونا
طار يطير	:	پرواز کرنا، اڑنا
اليمامة	:	فاختہ، ایک قسم کا پرندہ
نهض ينهض	:	اٹھنا، ترقی کرنا

هدّد يهدّد	:	خطرہ بننا، نقصان پہنچانا، دھمکی دینا، چیلنج کرنا، ڈرانا
الحضارة البشرية	:	انسانی تہذیب
انكدر ينكدر	:	بکھر جانا، تاریک ہو جانا، گر پڑنا
نال ينال	:	پانا، حاصل کرنا
الجائزة	:	انعام، ایوارڈ
الفائزة	:	کامیاب لڑکی یا عورت
اندلع يندلع		پھوٹ پڑنا، جنگ بھڑکنا
حرب	:	جنگ
أعراب	:	أعرابی کی جمع، بدو، دیہاتی لوگ
ناح ينوح	:	نوحہ کرنا، گریہ کرنا، آہ وبکا کرنا
الثواكل	:	ثکلیٰ کی جمع، وہ عورت جس کا بچہ مر گیا ہو
هبط يهبط	:	اترنا، نیچے آنا
رُوّادالفضاء	:	خلاباز، خلائی مسافر، خلا پیما
بنون	:	ابن کی جمع، بیٹے، نرینہ اولاد
سِنون	:	سَنة کی جمع، سال
عالمون	:	عالَم کی جمع، دنیا، جہان، تمام مخلوق
أهلون	:	أهل کی جمع، رشتہ دار، کنبہ، اہل وعیال، گھر والے
أرضون	:	أرض کی جمع، زمین، سیارۂ زمین، فرش، نچلا حصہ
سِجِلّات	:	سِجِلّ کی جمع، رجسٹر، ریکارڈ، دستاویز
نِعْمَ	:	فعل مدح بمعنی کیا ہی خوب، کتنا اچھا، کتنا عمدہ
بِئْسَ	:	فعل ذم بمعنی کیا ہی برا، کتنا برا
سَاءَ	:	فعل ذم بمعنی کتنا برا، کیا ہی قبیح
عرف يعرف	:	جاننا، پہچاننا
اتبع يتبع	:	اتباع کرنا، پیروی کرنا، نقش قدم پر چلنا
أكرم يكرم	:	عزت کرنا، پذیرائی کرنا
غلب يغلب	:	غالب آنا، فوقیت رکھنا
أنهك يُنهك	:	نڈھال کرنا، ادھ مرا کر دینا، بے جان کر دینا
بعث يبعث	:	بھیجنا
عامِلَيْنِ	:	عامل کا تثنیہ، مزدور، ورکرز
نجح ينجح	:	کامیاب ہونا
قطف يقطف	:	توڑنا، چننا

الزهرة	:	پھول، کلی
استقال يستقيل	:	استعفی دینا، سبک دوش ہونا، چھوڑنا، ترک کرنا
عقد يعقد	:	منعقد کرنا
المؤتمرات الدولية	:	بین الاقوامی کانفرنسیں
نزع السلاح	:	غیر مسلح کرنا، نہتا کرنا، ہتھیار اتارنا
المؤظف	:	ملازم، نوکری پیشہ، آفیسر
هزم يهزم	:	شکست دینا، ہرانا
سرق يسرق	:	چوری کرنا
الحليب	:	دودھ
الأثاث	:	سازوسامان، فرنیچر
حيّى يحيّى	:	سلام کرنا، گریٹ کرنا
ردّ يردّ	:	لوٹانا، واپس کرنا، جواب دینا
الفرّاش	:	چپراسی، نوکر، صاف صفائی والا
شاهد يشاهد	:	مشاہدہ کرنا، دیکھنا
لاعبون	:	لاعب کی جمع، کھلاڑی، پلییَر
المدير	:	پرنسپل، ڈائرکٹر، مینیجر
كسا يكسو	:	پہنانا، کپڑا پہنانا
كِيس	:	تھیلی، بٹوا، پرس، بوری
حاكم يحاكم	:	مقدمہ چلانا، مقدمہ دائر کرنا
المذنب	:	گناہ گار
كافأ يكافأ	:	بدلہ دینا، صلہ دینا
أوحَى يُوحِي	:	وحی کرنا، اشارہ دینا، پیغام دینا، الہام کرنا، دل میں ڈالنا
استمع يستمع	:	غور سے سننا
نفر	:	جماعت، گروہ
هجم يهجم	:	حملہ کرنا
مِشية	:	چال
الغِطريس	:	ظالم، متکبر، خودپسند، اکڑ کر چلنے والا
نفخ ينفخ	:	پھونک مارنا، پھونکنا
الصور	:	صور، بگل، نرسنگھا
نفخة	:	پھونک، ایک پھونک، سانس
سهر يسهر	:	شب بیداری کرنا، رات میں جاگنا

صام يصوم : روزہ رکھنا

سكت يسكت : خاموش رہنا،سکوت اختیار کرنا

المجتهد : محنتی

أنهى يُنهِي : تمام کرنا، ختم کرنا

النوافذ : النافذة کی جمع، کھڑکیاں

أغلق يغلق : بند کرنا

منح يمنح : عطا کرنا، دینا

نادى ينادى : آواز لگانا، پکارنا

قدّم يقدّم : پیش کرنا

استعلم يستعلم : جانکاری حاصل کرنا، انکوائری کرنا، معلوم کرنا

تسلّم يتسلّم : رسیو کرنا، حاصل کرنا، وصول کرنا، قبضہ میں لینا

صاد يصيد : شکار کرنا، جال یا پھندا لگا کر پکڑنا

استخبر يستخبر : پتہ لگانا، خبر معلوم کرنا، معلومات دریافت کرنا

أنار ينير : روشن کرنا، واضح کرنا

ب: تمرینات میں وارد الفاظ

وقف يقف : رکنا، ٹھہرنا

الرصيف : پلیٹ فارم

الحمامة : الحمام کا واحد، کبوتر (نر اور مادہ دونوں کے لیے)

عجن يعجن : گوندھنا

الدقيق : آٹا، باریک، پتلا

خبَز يخبِز : روٹی پکانا

أحلّ يُحِلّ : حلال کرنا، جائز کرنا

البيع : تجارت، خرید وفروخت

حرّم يُحرّم : حرام کرنا

الربا : سود

لمع يلمع : چمکنا، نمودار ہونا، روشن ہونا

البرق : بجلی

خطف يخطِف : بجلی کا نگاہ کو خیرہ کرنا، بینائی چھین لینا، اچک لینا

طبخ يطبخ : کھانا پکانا، پکانا

دام يدوم : باقی رہنا، قائم رہنا

الصداقة : دوستی

اللئيم	:	کمینہ، رذیل، کم ظرف، گھٹیا، کنجوس
كرة السلة	:	باسکٹ بال
حرث يحرث	:	کھیت جوتنا
سقى يسقى	:	پلانا، سیراب کرنا
فرّ يفرّ	:	بھاگنا، فرار ہونا
اِذاعة	:	ریڈیو، چینل
تَلألأ يَتَلألأ	:	جگمگانا، جھلملانا، چمکنا
أفق	:	افق، کنارۂ آسمان
أوقد يوقد	:	آگ جلانا، روشن کرنا، سلگانا
المَوقِد	:	چولہا، اسٹو، انگیٹھی، آگ جلانے کی جگہ
الكبريت	:	ماچس
معمل	:	فیکٹری، مل، لیبارٹری
غرس يغرس	:	پیڑ لگانا، شجرکاری کرنا، بونا
البستاني	:	مالی، باغبان
اللص	:	چور
المتاع	:	سامان
اعتقل يعتقل		گرفتار کرنا
المطار الدولي		انٹرنیشنل ایرپورٹ
النملة	:	چیونٹی
أكل يأكل	:	کھانا
الفأر	:	چوہا
الجبن	:	پنیر
أذاع يذيع	:	نشر کرنا، پھیلانا، اناؤنس کرنا، اعلان کرنا
أنباء	:	خبریں
ظن يظن	:	گمان کرنا، خیال کرنا
الطائرة	:	ہوائی جہاز، ایروپلین
حلب يحلب	:	دوہنا، دودھ دوہنا
ليلة قمراء	:	چاندنی رات
خاشعين	:	خاشع کی جمع، خشوع وخضوع والے، ڈرنے اور خوف کھانے والے
ازدحم يزدحم	:	بھیڑ بھاڑ ہونا، اژدحام ہونا
قاس يقيس	:	اندازہ لگانا، قیاس کرنا

ساق يسوق	: کھینچنا، ہانکنا، ڈرائیو کرنا
اختلط يختلط	: مل جانا، مخلوط ہونا، گڈمڈ ہونا، خلط ملط ہونا، آمیزش ہونا
تجمل يتجمل	: خوبصورت بننا، آراستہ ہونا، سنگار کرنا، میک اپ کرنا، خوش اخلاق بننا، مصائب پر صبر کرنا
استنصر يستنصر	: مدد وحمایت چاہنا، فریاد کرنا
ترنم يترنم	: ترنم سے پڑھنا، گانا، سر پیدا کرنا، راگ الاپنا، خوش آواز ہونا
تجهم يتجهم	: ترش روئی یا بدکلامی سے پیش آنا، چیں بہ جبیں ہونا، ناگواری کا اظہار کرنا
هذّب يهذّب	: مہذب بنانا، تہذیب وتنقیح کرنا، اخلاق سنوارنا، شائستہ بنانا، عمدہ ترتیب دینا
اعتقد يعتقد	: یقین واعتقاد کرنا، سچا جاننا، دل سے ماننا، خیال کرنا، سمجھنا
لاح يلوح	: جھلملانا، طلوع ہونا، ظاہر ہونا، دکھائی دینا، نمایاں ہونا، دیکھنا
عيون	: عین کی جمع، آنکھیں، نگاہیں
ضوء	: روشنی
حرق يحرق	: جلانا، روشن کرنا
شبّ يشبّ	: روشن کرنا، آگ روشن کرنا
مقرورين	: مقرور کا تثنیہ حالت جر میں بمعنی دو سردی کھائے ہوئے شخص
اصطلى يصطلي	: باب افتعال سے، آگ تاپنا، گرمی حاصل کرنا
بات يبيت	: رات گزارنا، شب باشی کرنا
الندى	: سخاوت، فیاضی، خیر ونفع، شبنم، بارش
المحلّق	: ایک شخص کا نام، دور جاہلیت میں اعشی نامی شاعر کا ایک ممدوح
البارحة	: گزشتہ رات
كوّر يكوّر	لپیٹنا، روشنی دھیمی یا بالکل ختم کر دینا
الجبال	الجبل کی جمع، پہاڑ
سيّر يسيّر	چلانا، حرکت دینا
العِشار	العُشَرَاءُ کی جمع، دس ماہ کی حاملہ اونٹنی
عطّل يعطّل	بے کار کرنا، چھوڑ دینا، اونٹوں یا جانوروں کو بلا چرواہا چرنے کے لیے چھوڑ دینا
الوحوش	الوَحْش کی جمع، جنگلی جانور، وحشی جانور، درندے
حشر يحشر	جمع کرنا، اکٹھا کر کے لے چلنا
البحار	البحر کی جمع، سمندر، دریا
سجّر يسجّر	بھرنا، لبالب کرنا، خوب گرم کرنا، آگ کر دینا
النفوس	النفس کی جمع، روح، جان، جسم، شخص، تنفس
زوّج يزوّج	باہم ملانا، مربوط کرنا، جوڑ لگانا
الموؤدة	زندہ درگور کی گئی لڑکی، جیتے جی دفنا دی گئی بچی

الصحف	الصحيفة کی جمع، اعمال کا دفتر، لکھا ہوا کاغذ وغیرہ، لکھا ہوا مضمون، اخبار، روزنامہ
نشر ینشر	پھیلانا، کھولنا، شائع کرنا
کشَط یکشِط	ہٹانا، الگ کرنا، کھال اتارنا
الجحیم	بھڑکتی ہوئی آگ، نہایت گرم جگہ، جہنم، دوزخ
سعّر یسعّر	شعلہ بھڑکانا، آگ دہکانا
أزلف یزلف	قریب کرنا، نزدیک کرنا، آگے لانا
أحضر یحضر	لانا، حاضر کرنا

1.18 نمونے کے امتحانی سوالات

1۔ فاعل کی تعریف کیجیے اور مثالوں کے ساتھ اس کی قسمیں بیان کیجیے۔

2۔ کتنی صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا واجب ہوتا ہے، مثالوں کے ساتھ ذکر کیجیے۔

3۔ فاعل کے مطابق فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں استعمال کرنا کتنی جگہوں پر جائز ہوتا ہے، ہر ایک کی تفصیل مع مثال بیان کیجیے۔

4۔ کتنی صورتوں میں وجوبا فاعل کو فعل کے فورا بعد لانا ضروری ہوتا ہے، مع مثال لکھیے۔

5۔ نائب فاعل کی تعریف کیجیے اور چند مثالیں بھی دیجیے۔

6۔ وہ کون سی وجوہات ہیں جن کے پیش نظر فاعل کو حذف کر کے فعل مجہول اور نائب فاعل کے ذریعہ جملہ بنایا جاتا ہے، ہر ایک کے لیے مثالیں بھی دیجیے۔

7۔ نائب فاعل جب اسم معرب ہو تو اعراب بالحرف اور اعراب بالحرکت کے ذریعہ کس طور پر مرفوع ہوتا ہے، بیان کیجیے۔

8۔ مصدر مؤول کس طرح نائب فاعل بنتا ہے، مثالوں کے ذریعہ سمجھائیے۔

9۔ نائب فاعل جب ظرف یا مصدر ہو تو کن شرطوں کے ساتھ مرفوع ہوتا ہے، ہر ایک کی تفصیل مع مثال بیان کیجیے۔

10۔ جار مجرور کو کس صورت میں نائب فاعل بنایا جاتا ہے، چند مثالیں بھی دیجیے۔

11۔ فعل ماضی معروف کو مجہول کس طرح بنایا جاتا ہے، لکھیے۔

12۔ مضارع معروف سے مضارع مجہول بنانے کے لیے کون کون سی تبدیلیاں کی جاتی ہیں، مثالوں سے واضح کیجیے۔

13۔ ذیل کے جملوں میں فعل کی وجوبی تانیث اور جوازی تانیث کے اسباب بتائیے۔

١: جاء ت فی المستشفی ممرضة بارعة ۔

٢: الشمس غربت والنجوم طلعت۔

٣: أَشْرَقَ بك الدار۔

٤: حافت زینب فزلّت قدمها۔

٥: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ۔

٦: وإِذَا المَوْؤدَةُ سُئِلَتْ بِأَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ۔

٧: قَالَ نِسْوَةٌ فِی المَدِیْنَةِ۔

٨: حیاتی قصة بدأت بكأس۔

٩: الأزهار قُطفت والصبیان ضُربت۔

١٠: لَا الشَمْسُ یَنْبَغِی لَهَا أنْ تُدْرِكَ القَمَرَ۔

١١: وإِذَا البِحَارُ فُجِّرتْ۔

١٢: وإِلَی الجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ۔

14۔ درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب فعل سے پر کیجیے۔

١: .... الأمهات ثیاب أولادهن و .... لهم الطعام۔

٢: المومنون .... بالمعروف و .... عن المنكر۔

٣: ....حمیدة فی الاختبار السنوی۔

٤: اللاعبان .... كرة القدم فی الملعب۔

٥: النجوم .... بعد أن .... الشمس۔

٦: .... الدار البارحة۔

٧: أخی سورة الرحمن و أنا .... سورة الحدید۔

٨: .... بنجاح أخیك۔

٩: .... سجود الخاشعین۔

١٠: فإذا .... فی الصور نفخة واحدة۔

1.19 سفارش کردہ کتابیں

1۔	النحو الواضح	علی الجارم و مصطفی أمین
2۔	جامع الدروس العربیة	مصطفی الغلایینی
3۔	ملخص قواعد اللغة العربیة	فؤاد نعمة
4۔	القواعد الأساسیة فی النحو والصرف	یوسف الحمادی و محمد محمد الشناوی و محمد شفیق عطا
5۔	فیض النحو	شیر افگن ندوی
6۔	کتاب النحو	عبدالرحمٰن امرتسری